59934 ـ حديث المعذبين ميں استتار اور تنزہ ميں فرق

سوال

صحيح بخارى ميں حديث ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم دو قبروں كے پاس سے گزرے اور فرمايا:
" ان دونوں كو عذاب ديا جا رہا ہے، اور انہيں كسى بڑى چيز كى بنا پر عذاب نہيں ہو رہا، يا يہ فرمايا: پھر فرمايا: كيوں نہيں، ان ميں سے ايك شخص تو پيشاب سے بچتا نہيں تھا، اور دوسرا شخص چغلى اور غيب كرتا تھا "
اور صحيح مسلم ميں بھى يہى حديث وارد ہے، اور مسلم كى ايك روايت ميں ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:
" اور دوسرا شخص پيشاب سے بچتا نہيں تھا "
ميرا سوال يہ ہے كہ حديث ميں استتار اور تنزہ كا لفظ استعمال ہوا ہے اس ميں كيا فرق ہے، اور دونوں روايتوں ميں موافقت كيسے دى جا سكتى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ حديث صحيح بخارى اور صحيح مسلم ميں ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم مدينہ يا مكہ كے باغوں ميں سے ايك باغ كے پاس سے گزرے تو دو انسانوں كو ان كى قبر ميں عذاب ديے جانے كى آواز سنى تو نبى صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" ان دونوں كو عذاب ہو رہا ہے، اور انہيں عذاب كسى بڑى چيز كى بنا پر نہيں ہو رہا، پھر فرمايا: كيوں نہيں، ان ميں سے ايك شخص تو اپنے پيشاب سے بچتا نہيں تھا، اور دوسرا چغلى اور غيب كرتا تھا، پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كھجور كى ايك سبز ٹہنى منگوائى اور اسے دو ٹكڑے كر كے ہر قبر پر ايك ٹكڑا ركھ ديا.

كسى نے عرض كيا اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم آپ نے ايسا كيوں كيا ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اميد ہے كہ جب تك يہ خشك نہ ہو گى يا ان كے خشك ہونے تك ان پر تخفيف كى جائيگى "

صحيح بخارى حديث نمبر (216) صحيح مسلم حديث نمبر(292)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" لا یستنزہ عن البول او من البول "

اور نسائی کی روایت میں ہے:

" لا یستبرئ من بولہ "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " لا یستتر من بولہ " اس میں تین روایات ہیں: " یستتر " دو تاء کے ساتھ اور " یستنزہ " زاء اور ہاء کے ساتھ اور " یستبرئ " باء اور ہمزہ کے ساتھ، یہ سب روایات صحیح ہیں اور ان کا معنی یہ ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب اور احتراز نہیں کرتا تھا.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (3 / 201) اختصار کے ساتھ.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: " لا یستتر " اکثر روایات میں ایسا ہی ہے، اور ابن عساکر کی روایت میں " یستبرئ " کے لفظ ہیں، اور مسلم اور ابو داود کی اعمش سے مروی روایت میں " یستنزہ " کے لفظ ہیں.

اکثر روایات کی بنا پر " یستتر " کا معنی یہ ہو گا کہ: وہ اپنے اور پیشاب کے درمیان آڑ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اس کے چھینٹوں حفاظت نہیں کرتا تھا، تو لا یستنزہ والی روایت کے موافق ہو جائیگا کیونکہ تنزہ ابعاد کو کہا جاتا ہے.

اور ابو نعیم کی المستخرج میں وکیع عن الاعمش کے طریق سے روایت میں ہے کہ: " لا یتوقع " اور یہ تفسیر ہے کہ اس سے کیا مراد ہے، اور بعض علماء نے اسے اپنے ظاہر پر ہی رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ: وہ اپنی شرمگاہ نہیں چھپاتا تھا ....

اور " الاستبراء " والی روایت تو بچاؤ کے اعتبار سے زیادہ بلیغ ہے.

ابن دقیق العید کہتے ہیں کہ: اگر استتار کو حقیقت پر محمول کیا جائے تو یہ لازم آتا ہے کہ صرف شرمگاہ ننگی کرنا ہی مذکورہ عذاب کا سبب ہے، اور حدیث کا سیاق و سباق اس کی دلیل ہے کہ عذاب قبر کا باعث تو خاص پیشاب تھا، اس کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے ابن خزیمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مرفوع حدیث کو صحیح کہا

ہے کہ:

" قبر کا اکثر عذاب پیشاب سے ہے "

یعنی پیشاب سے نہ بچنا عذاب قبر کا باعث ہے، وہ کہتے ہیں: اس کی تائید حدیث میں " من " کے الفاظ سے ہوتی ہے، جب اس کی اضافت بول کی طرف ہوئی تو استتار کی نسبت جو معدوم تھی بول کی طرف ہے وہ عذاب کا سبب ہے.

دوسرے معنوں میں اسطرح کہ: عذاب کا ابتدائی سبب پیشاب ہے، اور اگر اسے صرف شرمگاہ ننگی کرنے پر ہی محمول کر لیا جائے تو یہ معنی زائل ہو جائیگا، تو اسے مجاز پر محمول کرنا متعین ہوگیا تا کہ سب احادیث کے الفاظ ایک معنی پر جمع ہو جائیں، کیونکہ اس کا مخرج ایک ہی ہے، اور اس کی تائید مسند احمد کی ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث سے ہوتی ہے جو کہ ابن ماجہ میں بھی ہے:

" ان میں سے ایک کو پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے "

اور طبرانی میں بھی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس جیسی ہی حدیث ملتی ہے.

دیکھیں: فتح الباری (1 / 318).

صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ان میں سے ایک کے عذاب کا سبب یہ تھا کہ: " اس لیے کہ وہ پیشاب سے اجتناب اور بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا " یا اس لیے کہ وہ اپنے پیشاب سے پردہ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا تا کہ چھینٹے پڑنے سے بچ سکے، یا اس لیے کہ وہ بچتا نہیں تھا، یہ سب الفاظ روایات میں وارد ہیں، اور سب کے سب پیشاب سے بچنے اور اس کے چھینٹوں پڑنے کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں.

دیکھیں: سبل السلام (1 / 119 ـ 120).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

صحیح روایات کے الفاظ یہ ہیں:

" لا یستتر " اور " لا یستبرئ " اور " لا یتنزہ " یہ سب الفاظ ایک ہی معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ آئمہ کرام کی کلام

بیان ہو چکی ہے، اور اس میں اختلاف اصل کلمہ اور اس کے لغوی اشتقاق میں ہے لہذا کلمہ " لا یستتر " استتار سے ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا.

اور " لا یستبرئ " استبراء سے ہے جو کہ صفائی اور حفاظت کے معنی ہے.

اور " لا ینتزہ " کا لفظ تنزہ سے ہے اور اس کا معنی ابعاد اور دوری ہے.

واللہ اعلم .